نمازِ تہجد

اعلیحضرت امیرِ ملت قبلہ عالم الحاج حافظ
پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انجمن خدّام الصوفیہ
۲۰۱ - الف جوہر ٹاؤن ، لاہور

ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک

رات میں اٹھ کر نماز اور قرآن پڑھو

نمازِ تہجد

اور

اس کے فضائل

تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امیر الملت والدین اعلیحضرت عظیم البرکت ہادی شریعت رہبر طریقت حامی الکتاب والسنۃ ماحی الکفر والبدعۃ قیوم ربانی محبوب سبحانی حافظ الحاج قبلہ عالم و عالمیان حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری محدث نقشبندی مجددی رضی اللہ عنہ

انجمن خدام الصوفیہ ۲۰۱۔ الف جوہر ٹاؤن، لاہور

پہلی اشاعت ——— سیالکوٹ سنہ ۱۹۳۱ء

دوسری اشاعت ——— کراچی سنہ ۱۹۶۹ء

تیسری اشاعت ——— لاہور سنہ ۱۹۹۸ء

مطبع ——— منظور اکتابت لاہور

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— انجمن خدام الصوفیہ ۲۰۱۔الیف
جوہر ٹاؤن ۔ لاہور

دینی، اصلاحی اور تبلیغی کتب کی
اشاعت میں مالی تعاون باعث نجات ہے

پیش لفظ

جولائی سنہ ۱۹۳۰ء کا واقعہ ہے کہ مخدوم و مکرم. قبلہ عالم قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امیر ملت والدین سیدنا و مولنا حضرت حافظ الحاج قبلہ پیر سید محمد جماعت علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ علی پوری کشمیر میں رونق افروز تھے. فرصت کا وقت تھا. امرتسر کے دو خادم موجود تھے. ارشاد فرمایا کہ میں لکھاتا جاتا ہوں. تم لکھتے جاؤ. تاکہ مضمون شائع کرادیا جائے اور لوگ مستفیض ہوں. انھوں نے عرض کی کہ ہم لکھنا نہیں جانتے. فرمایا اللہ کوئی لکھنے والا بھیج ادھر زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے ادھر ایڈیٹر میرزر کے دل میں کشش ہوئی. دل میں بے چینی اور تڑپ کہ اڑ کر کشمیر پہنچوں چنانچہ تیسرے دن حاضر خدمت ہوا. فرمایا الحمد للہ تم آگئے.

میں نے ان حضرات سے کہا. کہ فرصت کا وقت ہے اس سے فائدہ اٹھائیں. میں لکھاتا جاتا ہوں تم لکھتے جاؤ لیکن انھوں نے معذوری ظاہر کی. میں نے دعا کی. اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھیج دیا. حضور رحمۃ اللہ علیہ لکھاتے گئے وہ لکھتا گیا اور صاف کرکے سناتا گیا. تکمیل پر مضمون رسالہ انوار الصوفیہ میں بھیج دیا گیا اور نومبر سنہ ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا اب کتابی صورت میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ شائقین اس سے فائدہ حاصل کرسکیں. یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کوئی کتاب موجود نہ تھی. تمام حوالہ جات زبانی ارشاد فرمائے.

عرضِ حال

یہ رسالہ "نماز تہجد اور اس کے فضائل پہلی بار ۱۹۳۱ء یا ۱۹۳۲ء میں کتابی شکل میں شائع ہوا تھا- دوسری مرتبہ قادری اکادمی کراچی نے ۱۹۴۹ء میں شائع کیا- لاہور کے یاران طریقت کی خواہش تھی کہ ہم پھراز سرنو اس کی اشاعت کریں مگرچونکہ جملہ حقوق قادری اکادمی کے پاس تھے اس لئے انہیں (کتاب پر درج پتہ پر) خط لکھا گیا مگر کچھ عرصہ بعد محکمہ ڈاک نے خط واپس بھیج دیا کہ دیئے گئے پتہ پر قادری اکادمی دستیاب نہ ہو سکی-

اپریل ۱۹۹۸ء کو ہم سب یاران طریقت اپنے پیرو مرشد رہبر شریعت' واقف اسرار طریقت حضرت شیخ معز الدین صاحب نقشبندی جماعتی دامت برکاتھم العالیہ کی معیت میں کنجاہ شریف (گجرات) پیر طریقت رہبر شریعت عاشق محبوب کبریا حضرت ڈاکٹر شیخ اللہ دتہ صاحب طالب نقشبندی جماعتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر حاضر تھے- علی پور شریف سے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین رہبر شریعت' پیر طریقت الحاج پیر سید افضل حسین شاہ صاحب نقشبندی جماعتی دامت برکاتھم العالیہ (سجادہ نشین دربار عالیہ علی پور سیداں شریف کے تشریف لانے پر پیرو مرشد قبلہ شیخ معز الدین صاحب نقشبندی جماعتی دامت برکاتھم العالیہ کی معیت میں دیگر یاران طریقت کے ہمراہ ان کی خدمت میں خواہش کا اظہار کیا گیا تو آپ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے ہمیں مذکورہ رسالہ کی از سرنو اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی- ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم سب پر قائم رکھے اور تمام یاران طریقت کو خصوصاً اور عوام الناس کو بالعموم اس سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

یاران طریقت کے تعاون سے "نماز تہجد" خوبصورت شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے- اللہ تعالیٰ اس کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

آمین-

احقر العباد

محمد محمود نقشبندی جماعتی

مئی ۱۹۹۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہٗ و نستعینہٗ و نستغفرہٗ و نومن بہٖ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ و من یضللہ فلا ھادی لہٗ و نشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و نشھد ان سیدنا و مولٰنا محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قال اللہ تبارک و تعالٰی

تتجافٰی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا و طمعا۔ پ ۲۱ س الم سجدہ رکوع ۲

ترجمہ:۔ ان (ایمانداروں) کے پہلو خوابگاہوں سے الگ ہوتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف اور طمع سے پکارتے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ اس آیہ کریمہ میں مندرجہ بالا اور دیگر آیات اور احادیث متبرکہ جو کہ اس مضمون کے متعلق فقیر پیش کرنا چاہتا ہے ان کی تفسیر اور تشریح کی جائے یہ بتانا مناسب و ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ تہجد کے معانی مختصر طور پر بیان کر دیئے جائیں لفظ ہجد اور ہجود کے معنی نیند کے ہیں اور تہجد کے معنی التو ازل الھجو د یعنی نیند کو چھوڑ دینے کے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف کے پاک جملے فتھجد بہٖ کے معنی مفسرین نے اترک الھجود للصلوٰۃ کئے ہیں یعنی اے محبوب علیک الصلوٰۃ والسلام نیند کو نماز کے لئے چھوڑ دے۔

وقیل لصلوٰۃ اللیل التھجد فلا یحصل التھجد الا لصلوٰۃ نفل بعد نوم

ترجمہ:۔ اور رات کی نماز کو تہجد کہا گیا ہے پس تہجد یعنی ترک نوم کا مقصود

سوائے نفل پڑھنے بعد بیداری کے نہیں۔

حاصل ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کے معنی مطلق سو کر اٹھنے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں تہجد ایک نماز ہے جو بعد سو کر اٹھنے کے پڑھی جاتی ہے۔ عاشقان شب زندہ داراں اپنے اپنے جذبات عشق ہیں شب بیداری کے فضائل میں مختلف اشعار بیان فرماتے ہیں۔

اے طالب تو رخدا برخیز وقت صبحدم — وے سالک راہ ہدیٰ برخیز وقت صبحدم
شب تا ریک عاشقان خدا — می بناید چو روز رخشندہ
ایں سعادت بزور بازو نیست — تانہ بخشد خدائے بخشندہ
دولت شبگیر خواہی خیز شب را زندہ دار — خفتہ نابینا بوذ دولت بہ بیداران رسد
خواب را بگذار اے جان پدر — یک شبے برکوئے لے خوابان گذر

آیت بالا تتجافی جنوبھم عن المضاجع میں ان مومنوں کے محاسن اور کمال درجہ کی عبادت وعنایت حرص مناجات الٰہی پائی جاتی ہے جو خوشنودی ورضامندی خداوند عالم کے لئے نرم بستروں وخواب گاہوں سے اپنے پہلوؤں کو الگ کرتے ہیں اور بارگاہ خداوندی میں سجدہ عجز ونیاز کرتے ہیں کیونکہ رات کے وقت اپنے پہلوؤں کو خواب گاہ سے الگ کرنا اور پیاری نیند کو چھوڑنا خاص معنی رکھتا ہے۔ تفسیر روح البیان میں مذکور ہے۔

وفی اسناد التجافی الی الجنوب دون ان یقال یجافون جنابھم اشارۃ الی ان حال اھل الیقظۃ والکشف لیس کحال اھل الغفلۃ و الحجاب نانھم لکمال حرصھم علی المناجات ترتفع جنوبھم عن المضاجع حین ناموا بغیر اختیار ھم کان الارض القتلھم من نفسھا واما اھل

الغفلۃ فیتبلاصقون بالارض لا یحرکہم محرک۔

ترجمہ: اس عبارت کا خلاصہ مطلب یہی ہے کہ تتجافی جنوب میں اہل بیداری وکشف کے حال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مناجات الٰہی پر کمال حرص کی وجہ سے نیند میں بھی ان کے پہلو بستروں سے بے ختیار اٹھتے رہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمین نے بذاتہا ان کو اپنے سے الگ کر دیا ہے یا یہ سمجھ لیجئے کہ زمین ان کو نیند میں بھی بیداری کی ہدایت کرتی رہتی ہے بخلاف غافل کے۔

کہ وہ زمین سے ملا ہوا ہوتا ہے اس کو نہ زمین اور نہ کوئی بیداری کا محرک ہوتا ہے پس وہ بیدار ہو کر علی الاستمرار اپنے مولیٰ کریم کو جو کہ انیس خلوت شب زندہ داراں ہے پکارتے رہتے ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت شریفہ تہجد گذاروں کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

ان افضل الصیام بعد شہر رمضان صیام شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل

افضل نماز رات کی نماز ہے۔

ترجمہ: سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تحقیق رمضان شریف کے روزوں کے بعد افضل روزے محرم شریف کے ہیں اور نماز مفروضہ کے بعد نماز تہجد

تفسیر روح البیان میں بحوالہ مولٰنا کاشفی رحمۃ اللہ علیہ زیر آیہ شریفہ مذکور ہے۔ چوں ہر دہ شب فرد گذارند وجہانیاں سر بر بالین غفلت بہ نہند ایشان پہلو از بستر گرم و فرش نرم تہی کردہ بر قدم نیاز بایستند و در شب دراز

باحضرت خداوند راز گوریند۔ از سہیل یمنی یعنی اویس قرنی رضی اللہ عنہ منقول است

کہ در شبے میگفت ھذہ لیلۃ الرکوع وبیک رکوع بسر مے برد۔ ودر شبے

دیگر میفرمود ھذہ لیلۃ السجود وبیک سجدہ صبح مے رساند گفتند لے اویس چوں

طاقت طاعت داری سبب چیست کہ شب ہائی بدین درازی بریک حال میگذاری گفت کجا است

شب درازی کاش کہ ازل وابد یک شب بودے تابیک سجدہ باخر بردمے ودراں سجدہ نالہائے

زاروگریہ ہائے بےشمار کردمے یعنی مولانا کاشفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب رات کا اندھیرا دنیا پر

چھاجاتا ہے اور اہل جہاں سر بالین غفلت پر رکھتے ہیں وہ عاشقان شب زندہ دار

پہلو بستر گرم اور فراش نرم سے خالی کر کے قدم نیاز پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور

شب دراز میں حضرت خداوند جل وعلا کے ساتھ راز کہتے ہیں حضرت سہیل یمنی یعنی

اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک رات میں آپ فرماتے تھے کہ یہ رکوع

کی رات ہے اور ایک رکوع میں رات گذار دیتے تھے۔ اور دوسری رات میں فرماتے تھے

کہ یہ سجدہ کی رات ہے اور ایک سجدہ میں صبح کر دیتے تھے۔ لوگوں نے کہا اے اویس

جب تو عبادت کی طاقت رکھتا ہے کیا سبب ہے کہ باوجود اتنی درازی کے

کئی راتیں ایک حال پر گذار دیتا ہے اس نے کہا کہاں ہے رات کی درازی افسوس

کہ ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی۔ تاکہ میں ایک ہی سجدہ میں شام کو صبح

کر دیتا اور اس سجدہ میں گریہ وزاری بےشمار کرتا۔

فیقول اللہ تعالیٰ بملٰئکتہ انظروا الی عبدی تارک عن

فراشہ ورطبہ من بین اجلتہ واھلہ الی صلوتہ رغبۃ فیما عندی

ترجمہ۔ پس اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ تم میرے

بندے کی طرف دیکھو کہ اپنے فراش اور احباب اور اہل کو چھوڑ کر
اپنی نماز کے لئے محض میری خوشنودی اور رضا مندی کے لئے
اُٹھتے ہیں۔

دوسری حدیث روح البیان میں مذکور ہے جس کا مختصر ترجمہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اوّلین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی بلند آواز سے پکارے گا کہ وہ لوگ جن کے پہلو خواب گاہوں سے رات کے وقت الگ ہوا کرتے تھے کھڑے ہو جاؤ فیقومون وھم قلیل پس یہ تھوڑی سی جماعت کھڑی ہو جائے گی پھر وہ آواز کرے گا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا راحت و تکلیف میں کرتے تھے اٹھو فیقومون وھم قلیل فیسرحون الی الجنۃ تو یہ تمام جنّت میں بھیجے جائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ رات کا جاگنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت محبوب ہے جس کا ثواب جنّت ہے۔

شب بیداری کی تحریص و ترغیب میں کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سونا رہیگا خاک کے سایہ تلے

دوسری آیت پارہ ۲۹ سورہ مزمل کے شروع میں مولیٰ کریم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص مخاطب کر کے محبوبانہ انداز میں ارشاد فرماتے ہیں یایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا اے ہمارے محبوب کمبل اوڑھنے والے اٹھ رات کو نماز کے لئے، تھوڑا حصہ رات کا یایھا المزمل کے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت لطف و کرم و محبّت سے خطاب کیا گیا ہے۔ تفسیر سراج المنیر اور روح البیان

میں مذکور ہے کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے تشریف لاکر حضور علیہ السلام
فداہ روحی وابی وامی کو یاایھا المزمل کے پاک خطاب سے مخاطب فرمایا
جبکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کان نائما فی اللیل متزملا یعنی رات
کو کمبل اوڑھے سوتے ہوتے تھے۔ اور روح البیان نے اس میں ایک خاص حالت کی طرف
کنایہ بھی کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء وحی میں
جبل حرا سے واپس دولت خانہ میں تشریف لائے فرمایا زملونی جب حضرت
سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کمبل اوڑھا دیا تب حضرت جبرائیل
علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا یایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا۔

ای لا تتزمل وتوقد ودع ھذہ الحال لما
ھو افضل منھا وقم الی الصلوٰۃ فی اللیل۔

ترجمہ:۔ اے پیارے اوڑھنے والے (کمبل) اوڑھ کر آرام نہ کر
اور اس حال کو چھوڑ دے اس حال کے لئے جو اس سے افضل ہے۔ اور
رات کو نماز کے لئے اُٹھو۔

تفسیر سراج المنیر میں بھی اسی طرح مرقوم ہے۔

قم اللیل ای الذی ھو الخلوۃ والخفیہ والسر فصل
لنا فی کل لیلۃ من ھذا الجنس وقف بین یدینا
بالمناجاۃ والانس بما انزل علیک من کلامنا
فانا نرید اظہارک واعلاء قدرک فی السر و
البحر والسر والجہر۔

ترجمہ :۔ یعنی اے محبوب رات کو اٹھ اس لئے کہ وہ وقت علیحدگی اور پوشیدگی کا ہے ہمارے لئے خصوصیت سے ہر رات میں ایسی رات کی نماز پڑھ اور ہمارے سامنے مناجات کرنے کے لئے کھڑا ہو اور ہماری کلام جو تجھ پر نازل کی گئی ہے اس سے پڑھ کیونکہ ہم تیرے قدر کا دریاؤں اور جنگلوں اور ظاہر اور پوشیدہ میں اظہار و اعلا کرنا چاہتے ہیں۔

پس حضور علیہ السلام نے اس قیام پر معہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسا مجاہدہ کیا کہ ان کے پاؤں متورم ہو گئے اور رنگ زرد ہو گئے حتی کہ اللہ تعالےٰ نے اس سے تخفیف فرمائی جن کا اس سورہ شریفہ کی آخری آیتوں میں بیان فرمایا ہے ان سے معلوم ہوا کہ اس نماز تہجد کا کس قدر تاکیدی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ اور اس خطاب یاایہا المزمل سے کس قدر ملاطفت سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح اس کے بعد تیسری آیت اسی سورہ میں اللہ تعالیٰ اسی قیام تہجد کی تحریص و ترغیب کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔

ان ناشئة الليل هي اشد وطأً واقوم قيلا

تحقیق رات کا اٹھنا ریاضت نفس کے لئے سخت تر اور موافقت دل کی زبان کے ساتھ ہونے میں خوب تر ہے۔

یعنی رات کا اٹھنا نفس پر جو اپنے بستر اور مکان اور احباب سے الگ ہونا ہے کلفت اور ثقالت کی رو سے نہایت مشکل ہے۔ اس لئے رات کے اٹھنے میں نفس روندا جاتا ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے۔

فقال الوطء وطي الشي اي دلسنه برجله فان النفس

القائمة باللیل الی العبادۃ اشد وطاءمن التی تقوم
بالنہار فلابد من قیام اللیل فان افضل العبادات احمزھا

ترجمہ:- عرب کے محاورہ میں وطی الشی سے مراد پاؤں سے لتاڑنا اور کھیلنا ہے پس رات کی عبادت کے لیئے اٹھنا نفس کے لیئے بہت مشکل ہے پس ضروری ہوا۔

رات کا اٹھنا نماز کے لیئے کیونکہ وہ عبادت افضل ہوتی ہے جو نفس کے لئے بہت مشکل ہے پس معلوم ہوا کہ رات کا اٹھنا ہی نفس کو مغلوب کرتا ہے اور رات کو اٹھنے والے کا نفس ہی مطمئنہ ہو جاتا ہے جس کو قرآن شریف میں رضائے مولیٰ و دخول جنت کی خوشخبری آئی ہے یہ بات تجربہ سے بھی ثابت ہوئی ہے کہ ریاضت کرنے سے بھاری کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ پس ایسے وقت میں جب کہ دل فارغ ہوا ور تمام دنیا کی آوازیں ساکن ہوں۔ اور دل کی زبان سے موافقت ہو۔ جو کچھ زبان پڑھے دل فکر کرے تو قرآن شریف کا پڑھنا کیا لطف دیتا ہے۔ یہ برکت وفضیلت نماز تہجد ہی میں رکھی گئی ہے چنانچہ چوتھی آیت میں خصوصیت سے اللہ تعالے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہیں۔

ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک پ ۱۵ س
اسری ربع دوسرا۔

ترجمہ:- اور کسی قدر رات کے حصے میں پس تہجد پڑھ ساتھ اس (قرآن) کے۔ یہ تہجد آپ کے لیئے زائد ہے۔

حکم ہوتا ہے کہ ہماری نیند کو چھوڑ کر رات کے حصے میں کبھی قرآن شریف

پڑھ جس طرح دن کی نماز پڑھتا ہے کیونکہ تجھ کو بڑا مرتبہ دیتا ہے وہ تعریف کا مقام شفاعت ہے جب کوئی پیغمبر بول نہ سکے گا۔ تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے سے عرض کر کے خلق کو تکلیف سے چھڑا دیں گے۔ ھکذا فی تفسیر روح البیان وموضح القرآن رات کے جاگنے اور نماز میں قرآن شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سے نہایت اعلےٰ مراتب نصیب ہوتے ہیں اسی لئے اللہ تعالے اپنے بندوں کی تعریف چھبیسویں پارہ سورہ ذاریات میں فرماتے ہیں۔

وکانوا قلیلاً من اللیل ما یھجعون۔

ترجمہ:۔ وہ لوگ (متقین دنیا میں) رات کو بہت تھوڑا سوتے تھے۔

تفسیر روح البیان میں اس کی تفسیر اس طرح آئی ہے کہ اسمیں اشارہ ہے اہل احسان کی طرف

وھم اھل الجنۃ والمشاھدۃ لاینالون باللیل

ترجمہ: وہ رات کو نہیں سوتے اس میں ضرور عبادت کرتے ہیں اور بہت کم سوتے ہیں اور رات کا اکثر حصہ اپنے مولیٰ کریم کی عبادت میں اور یاد میں گذار دیتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای صلوٰۃ اللیل افضل قال فی نصف اللیل۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نرگس اندر خواب غفلت یافت بلبل صد وصال
خفتہ نابینا بود دولت بہ بیداراں رسد

قال المعنوی

درد پشتم داد حق تا من زخواب برجہم در نیم شب باسوز وتاب
درد ہابخشید حق از لطف خویش تا نخسپم جملہ شب چوں گاؤمیش

سبحان اللہ بندگان خدا اپنی بیماری اور تکلیف کو بھی اپنی خوش قسمتی پر حمل کیا کرتے تھے۔ اور اسی حالت میں اپنے مولی کریم کی عبادت کرتے تھے۔ اور بیماری کی بے آرامی کے سبب جو نیند نہ آتی تھی اس میں جاگتے ہوئے خدا کو بھی یاد کرتے تھے۔ ان کی مدح سرائی قرآن کریم میں بدین الفاظ مذکور ہے۔

وبالاسحار ھم یستغفرون پ ۲۶ س ذاریات

ترجمہ۔ وہ سحر کے وقت (پچھلی رات میں) استغفار کرتے تھے۔

یہ آیہ شریفہ عام ہے خواہ بصورت نماز تہجد استغفار کی جائے یا بعد از نماز تہجد استغفار علیحدہ کی جاتے۔ چنانچہ تفسیر روح البیان میں یوں مذکور ہے۔

ای مع قلۃ ھجوعھم وکثرۃ تھجدھم یداومون
علی الاستغفار حتی الاسحار

ترجمہ: یعنی قلت نیند اور کثرت نماز تہجد پر وہ نظر نہیں کرتے اور بوقت اخیر شب وہ استغفار کرتے ہیں۔

ایں دلیل آں است کہ بعمل خود معجب نبودہ اند وازاں حساب نداشتند

یعنی وہ لوگ اپنے اعمال پر متکبر نہ ہوتے تھے اور اس کو حساب میں نہ رکھتے تھے

کسی بزرگ نے فرمایا ہے

طاعت ناقص ما موجب غفران نہ شود ‏ راضیم گر مدد علت عصیاں نہ شود

قال السعدی رحمتہ اللہ علیہ

عذر تقصیر خدمت آوردم ‏ کہ ندارم بطاعت استظہار
عاصیاں از گناہ توبہ کنند ‏ عارفاں از عبادت استغفار

گنہ گار گناہ سے توبہ کرتے ہیں عارف اپنی قصور عبادت سے استغفار کرتے ہیں حضور علیہ السلام سے سوال کیا گیا کیف الاستغفار یا رسول اللہ فرمایا قولوا اللھم اغفر لنا وارحمنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم

بندگان خدا با وجود تھوڑا سونے اور زیادہ عبادت کرنے کے بھی اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے ہیں اور اپنے عملوں پر مغرور نہیں ہوتے اور ان کو کسی گنتی میں نہیں لاتے۔ اور خدا کی بارگاہ میں بوقت سحر نہایت الحاح وزاری سے عرض کرتے ہیں اللھم اغفر لنا وارحمنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم اے اللہ ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ اور ہم پر رجوع فرما تحقیق تو ہی رجوع فرمانیوالا مہربان ہے۔ قال الحافظ رحمۃ اللہ علیہ

ہر گنج سعادت کہ خدا داد بحافظ ‏ از یمن دعائے شب و ورد سحری بود

خواجہ حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے جو نیک بختی کا خزانہ خداوند عالم نے عطا فرمایا وہ رات کی دعا و سحری وظائف کا نتیجہ تھا۔

کسی دوسرے بزرگ نے فرمایا ہے

در کوئے عشق شوکت شاہی نمی خرند ‏ اقرار بندگی کن و دعوائے چاکری

کوچہ عشق میں تجھ سے شوکت ، شاہی نہیں چاہتے اے عاشق تو بندگی کا اقرار کر کے غلامی کا دعویٰ کر۔

تیسرے پارہ سورہ آل عمران میں بھی ان کی تعریف اس طرح آئی ہے۔

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ یعنی اخیر شب میں (اٹھ اٹھ کر) گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔ اس پاک جملے نے اللہ تعالےٰ کے مخلص بندوں صبر کرنے والوں راست بازوں اور اللہ کے سامنے فروتنی کرنے والوں اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں کی تعریف کو مکمل کر دیا معلوم ہوا کہ پچھلی رات کا اٹھنا اور استغفار کرنا ہی باعث تکمیل درجات ہے اس لئے مقبولانِ الٰہی رات کو سجود و قیام میں گذار دیتے ہیں چنانچہ انیسویں پارہ سورہ فرقان ربع اوّل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

والذین یبیتون لربھم سجدا و قیاما

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ (عباد الرحمان) راتوں کو اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام میں گذار دیتے ہیں روح البیان میں آیا ہے۔ اگرچہ تمام دن بھی وہ عبادت اور نمازوں میں لگے رہتے ہیں مگر تخصیص بیتوتت اس لئے ہے۔

لان عبادۃ اللیل اشق و ابعد من الریاء و ھو بیان

حالھم فی معاملتھم مع ربھم و وصف لیلھم بعد وصف نہارھم

ترجمہ: کیونکہ رات کی عبادت بہت مشکل ہے اور ریا سے بہت بعید ہے اور وہ ان کے حال اور معاملہ کا بیان ہے جو ان کا رب کے ساتھ ہے اور ان کی رات کی حالت کی صفت کی گئی۔

مالک بن دینار رابعہ عدویہ وامامنا الاعظم رضی اللہ عنہم کے حالات میں بزرگان دین سے فرداً فرداً مذکور ہے کہ وہ حضرات تمام راتوں کو بیدار رہتے تھے۔ اور صبح کو اپنے نفس سے کہتے تھے کہ اے نفس تو اتنا کیوں سوتا ہے قریب ہے کہ ایسی نیند سوئے گا کہ قیامت کی صبح تجھ کو اٹھائے گی۔ مقام غور ہے کہ بندگان خدا شب بیداری کے کس قدر حریص تھے۔ شب بیداری اور اس کے فضائل اور شب بیداروں کے درجات میں بکثرت آیات وارد ہیں مگر انہی پر اکتفا کر کے چند احادیث لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ عن ابی هریرة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ فی جوف اللیل

رواہ احمد (مشکوٰۃ)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے۔ افضل نماز بعد نماز فرضوں کے درمیان رات کی نماز ہے روایت کیا اس کو امام احمد نے

۲۔ وعن ابی قتادۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ فاذا هو بابی بکر یصلی یخفض من صوتہ ومر بعمر وهو یصلی رافعا صوتہ قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابابکر مررت بک وانت تصلی تخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ وقال لعمر مررت بک وانت تصلی رافعا صوتک فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر ارفع من صوتک

شیاء وقال لعمر اخفض من صوتک شیئا رواہ ابوداؤد وروی

الترمذی نحوہ

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہاں گذرے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کہ نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ پست کرتے تھے آواز اپنی اور گذرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اور وہ پڑھتے تھے نماز درحالیکہ بلند کرنے والے تھے آواز اپنی کہا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے پس جبکہ جمع ہوئے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ اے ابوبکر گذرا تھا میں تجھ پر اور تو نماز پڑھتا تھا پست کئے آواز اپنی کہا حضرت ابوبکر رض نے تحقیق سناتا تھا میں اس کو کہ مناجات کرتا تھا میں اس سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مناجات کرتا تھا اپنے رب سے وہ سنتا ہے نہیں محتاج طرف بلند کرنے آواز کے۔

اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گذرا تھا میں تجھ پر اور تو نماز پڑھتا تھا بلند کئے ہوئے آواز اپنی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے رسول خدا کے جگاتا تھا میں سوتے ہوؤں کو وقت عبادت کے بہ سبب گرانی نیند کے جاگتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جاگیں اور ہانکتا تھا میں شیطان کو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ پست کر آواز اپنی کو کچھ یعنی دونو کو اعتدال کی

طرف رہنمائی کی۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی نے مانند اس کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ نماز جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھ رہے تھے وہ نماز تہجد تھی۔ اور اس وقت حضور علیہ السلام کا دورہ فرمانا۔ کیونکہ جب حضور علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اونچی پڑھنے کا سبب دریافت فرمایا تو انھوں نے فرمایا کہ میں سونے والوں کو جگانے کے لئے اونچی پڑھتا تھا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جواب سے عین مناجات آہستہ پڑھنا ثابت ہوتا ہے معلوم ہوا کہ یہی نماز تہجد خدا سے مناجات کرنے کا ذریعہ ہے اور افضل الصحابہ اس میں کس قدر خود بھی کوشش فرماتے تھے۔ اور دوسروں کو بیدار کرنے کے حریص تھے۔

۳- عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد الشیطٰن علی قافیۃ راس احدکم اذا ھو نام ثلث عقد یضرب علی کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضا انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا فاصبح خبیث النفس کسلان متفق علیہ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے کے جس وقت کہ وہ سوتا ہے تین گرہ مارتا ہے ہر گرہ پر یعنی ڈالتا ہے بیچ دل سونے والے کے اوپر تیرے رات

درازباقی ہے پس سورہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنی دل سے

یا زبان سے کھل جاتی ہے ایک گرہ۔

یعنی گرہ کسالت اور بطالت کی پس اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے

پھر اگر نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پس صبح کرتا ہے شادمان پاک نفس اور اگر

نہ جاگا اور نہ ذکر کیا نہ وضو کیا اور نماز نہ پڑھی صبح کرتا ہے پلید نفس کاہل روایت کی

یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ باعث پاکیزگیٔ نفس اور شادمانی کا نماز تہجد ہی

ہے اور شیطانی گرہ جو رات کو آدمی کی قفا (گدی) پر ماری جاتی ہیں سوائے

شب بیداری کے نہیں کھلتیں۔

۴۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رحم اللہ رجلا قام فی اللیل فصلی فایقظ امراتہ فان ابت نضح

فی وجھھا الماء رحم اللہ امراۃ قامت فصلت وایقظت زوجھا

فصلی فان ابی نضحت فی وجھہ الماء رواہ ابوداؤد والنسائی

مشکوۃ باب التحریض علی قیام اللیل

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالےٰ اس شخص کو کہ اٹھا وقت

سے رات میں پھر نماز پڑھی اور جگایا اپنی عورت کو

پس نماز پڑھی اس عورت نے بھی پھر اگر عورت نہ جاگے یعنی بہ سبب غلبہ نیند کے

اور کثرت کسل کے چھینٹے دیئے اس نے اس کے منہ پر پانی سے اور رحمت کرے

اللہ اس عورت کو کہ اٹھی رات سے اٹھی اور پھر نماز پڑھے اور جگایا خاوند کو پس پڑھی نماز اس کے خاوند نے بھی۔ پھر اگر نہ جاگا خاوند چھینٹے دیئے اس کے منہ پر پانی کے روایت کی یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مرد اور عورت ایک دوسرے کو رات کی نماز (تہجد) کے لئے جگا دے اور اگر بباعث کسل اور زیادہ نیند کے ایک دوسرا غفلت معلوم کرے تو منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر واسطے اطاعت الٰہی کے اس کے جگانے میں سعی کرے تو خداوند تعالیٰ سے رحمت کے مستحق ہوں گے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کو نیکی پر جبر کرنا بھی جائز ہے بلکہ مستحب ہے

۵۔ دوسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یغفرلی فاغفرلہ متفق علیہ:

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرماتا ہے رب ہمارا کہ بابرکت ہے اور بلند ہے ہر رات میں طرف آسمان دنیا کے یعنی نچلے کے اس وقت کہ باقی رہتی ہے تہائی رات پچھلی۔ فرماتا ہے کون ہے کہ پکارے مجھ کو میں قبول کروں۔

میں واسطے اس کے۔ کون ہے کہ مانگے پس دوں میں اس کو۔ کون ہے کہ

بخشش چاہے۔ مجھ سے۔ پس بخشوں میں اس کو۔ روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے اس حدیث سے نہایت فضل واحسان وعطا ہے اس شخص کے لئے جو رات کے اس حصّہ میں جاگتا ہے۔ ایک دوسری حدیث بھی اسی مضمون کی مؤید اسی باب میں آئی ہے۔

۶۔ عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقہا رجل مسلم یسال اللہ فیہا خیرا من امر الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک کل لیلۃ۔ رواہ مسلم

ترجمہ:۔ اور روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق رات میں ایک ساعت ہے کہ نہیں پاتا اس کو مرد مسلمان اس حال میں کہ مانگے اس میں اللہ سے بھلائی امر دنیا اور آخرت سے مگر کہہ دیتا ہے اس کو وہ اور یہ ہر شب میں ہے روایت کیا اسے مسلم نے اور وہ ساعت اکثر کے نزدیک آدھی رات کے ہے۔

۷۔ قالت ام سلیمان بن داؤد **علیہ** السلام یا نبی لا تکثر النوم باللیل فان کثرۃ النوم باللیل تترک الانسان فقیرا یوم القیامۃ (علی) موسلا کنز العمال

ترجمہ:۔ حضرت سلیمان بن داؤد کی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہے اے بیٹے رات کی نیند کو زیادہ نہ کر رات کی نیند کی زیادتی انسان کو قیامت کے دن فقیر کر کے چھوڑے گی۔

۸- من كثرت صلوته بالليل حسن وجهه بالنهار (جابر)
كنز العمال باب قيام الليل۔

ترجمہ: جس شخص کی نماز رات میں زیادہ ہو دن میں اس کا منہ خوبصورت ہوگا (جابر)

۹- افضل الساعات جوف الليل الآخر (عمر بن عبسه) كنز العمال باب قيام الليل۔

ترجمہ: پچھلی رات کا درمیان تمام ساعتوں سے افضل ساعت ہے (عمر بن عبسه)

۱۰- ركعتان يركعها ابن آدم في جوف الليل الآخر خير له من الدنيا وما فيها ولولا ان اشق على امتي لفرضتها عليهم عن ابن نصر عن حسان بن عطية مرسلاً كنز العمال

ترجمہ: جو بیٹا آدم علیہ السلام کا پچھلی رات کے درمیان جو دو رکعتیں پڑھے وہ دنیا وما فیہا سے اس کے لئے بہتر ہیں اگر میں اپنی اُمت پر تنگی اور تکلیف کا خیال نہ کرتا البتہ نماز تہجد کو ان پر فرض کر دیتا (ابن نصر)

۱۱- عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم ومقربة على الله ومرضاة للرب ومكفرة للسيئات ومنهاة عن الاثم ومنطرة عن الجسد ابن عساكر عن سلمان وابو نعيم كنز العمال۔

ترجمہ: رات کے قیام کو لازم پکڑو پس تحقیق وہ ان نیکوکاروں کا طریق تھا جو تم سے پہلے گزر گئے وہ تمہارے لئے باعث قرب رضائے الٰہی

ہے برائیوں کی کفارت اور گناہ سے بچانے والی اور جسم کو تمام

آلودگیوں سے محفوظ رکھنے والی ہے (ابن عساکر)

۱۲- علیکم بصلوٰۃ اللیل ولو رکعۃ واحدۃ فان صلوٰۃ اللیل منھاۃ عن الاثم وتطفی غضب الرب تبارک وتعالیٰ وتدفع عن اھلھا حر النار یوم القیامۃ وان ابغض الخلق الی اللہ ثلاثۃ الرجل کثیر النوم بالنھار ولم یصل من اللیل شیئاً والرجل یکثر الاکل ولا یسمی اللہ تعالیٰ علی طعامہ ولا یحمدہ والرجل کثیر الضحک من غیر عجب فان کثرۃ الضحک تمیت القلب وتورث الفقر۔

(کنز العمال) ابن عمر باب قیام اللیل۔

ترجمہ:۔ رات کی نماز کو لازم پکڑو اگرچہ ایک ہی رکعت ہو۔ پس تحقیق رات کی نماز گناہوں سے بچانیوالی رب تبارک وتعالیٰ کے غضب کو بجھانیوالی اور اس کے پڑھنے والے سے عذاب دوزخ اور قیامت کو دور رکھنے والی ہے تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابغض الخلائق تین آدمی ہیں (جن پر اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ ناراض ہوتا ہے) ایک وہ جو دن کو زیادہ سوئے اور رات کو کچھ بھی نہ پڑھے دوسرا وہ جو بہت کھائے اور کھاتے وقت نہ بسم اللہ پڑھے اور نہ اللہ کا شکر کرے تیسرا وہ جو بغیر کسی عجب کے زیادہ ہنستا ہو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور فقر کا وارث بناتی ہے۔ (ابن عمر)

۱۳- اذا استیقظ الرجل من اللیل وایقظ اھلہ وصلیا

رکعتین کتبا من الذاکرین والذاکرات (ابی ہریرہ) کنزالعمال باب قیام اللیل

ترجمہ:۔ جب کوئی آدمی رات کے کسی حصہ میں بیدار ہوا اور اپنی اہلیہ کو جگائے اور مل کر دو رکعت پڑھیں تو وہ دونوں (مرد اور بیوی) ذکر کرنے والوں میں لکھے جاتے ہیں۔ (ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۱۴۔ عن المغیرۃ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی تورمت قدماہ فقیل لہ لم تصنع ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا۔ متفق علیہ مشکوہ باب تحریض علی قیام اللیل۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی رات کو یہاں تک کہ سوج گئے قدم ان کے پس کہا گیا واسطے ان کے کس واسطے کرتے ہیں یہ آپ حالانکہ بخشے گئے آپ کے واسطے وہ لغزش آپ کے جو پہلے ہوئے اور وہ کہ پیچھے ہوئے۔ فرمایا کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گذار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

پس اللہ تعالٰے نے جو میری سب لغزشیں بخش دی ہیں (حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی لغزش نہیں ہوئی) کیا عبادت کی مشقت چھوڑ دوں اور شکر گذار بندہ نہ بنوں بلکہ مغفرت کی یہ نعمت اور دوسری نعمتیں جو مجھے عطا ہوئی ہیں ان کے شکرانہ میں مجھے بہت سی عبادت کرنی چاہیئے تاکہ میں شکر گذار بندہ بنوں۔

تمام آیات اور احادیث مندرجہ بالا تہجد اور تہجد گذاروں کے حق میں وارد ہیں۔ اب اقوال و عمل بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین برائے استفادہ طالبان حق درج کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے امام عالیجناب امام ربانی قطب لاثانی اعلیحضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک آدمی ساری رات جاگتا رہا مگر اس نے عشاء اور فجر کی نمازیں جماعت سے نہیں پڑھیں دوسرے آدمی نے عشاء اور فجر کی نمازیں جماعت سے پڑھیں۔ اور آخری رات اٹھ کر تہجد پڑھے تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس باجماعت نماز پڑھنے والے کا ثواب ساری رات جاگنے والے کی نسبت زیادہ ہے کیونکہ اس نے نمازیں جماعت سے نہیں پڑھیں۔ اگرچہ وہ جاگتا رہا۔ سو کر اٹھنے میں جو تکلیف نفس کو ہوتی ہے وہ ساری رات جاگنے میں نہیں ہوتی۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے تتجافی جنوبھم عن المضاجع اور جو انعام و اکرام کے وعدے پچھلی رات کو اٹھنے والوں کے لئے فرمائے اور کسی کے لئے نہیں فرمائے قرۃ اعین کا لفظ تہجد گذاروں کے سوا اور کسی کے لئے نہیں فرمایا۔ تہجد کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو فرض تھی مگر امت پر سنت ہے۔

نماز تہجد کی خصوصیت

اور جتنی نمازیں ہیں ان کو روشنی میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے لئے اندھیرے میں پڑھنے کا حکم ہے کیونکہ یہ خفیہ نماز ہے اور پڑھنے والے اور خدا تعالےٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ فقیر کے استاد مولوی حافظ حاجی احمد حسن

اُٹھ کر خود پانی لے کر اندھیرے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور باوجودیکہ بیسیوں طالب علم مسجد میں موجود ہوتے تھے لیکن کبھی کسی پر آپ نے ظاہر نہیں ہونے دیا

اندھیرے میں تہجد پڑھنے کے فائدے

۱- اندھیرے میں نماز تہجد پڑھنے والے کا دل خدا تعالےٰ نورانی اور روشن کر دیتا ہے اس کے دل میں نورانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے چہرے سے انوار الٰہی ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

۲- مرنے کے بعد اس کی قبر میں نورانیت اور روشنی ہوگی۔ خداوند تعالےٰ فرمائیں گے تو میری محبت میں بال بچے اور گرم بستر چھوڑ کر اندھیری رات میں تہجد پڑھا کرتا تھا۔ اس کی برکت سے آج ہم تیری قبر میں روشنی کرتے ہیں۔

تہجد پڑھنے کے فائدے

۱- تہجد پڑھنے والے کے دل پر دس بجے دن تک دنیا کا کوئی رنج و غم فکر اور صدمہ نہیں آسکتا اور اگر وہ شخص نیزہ بھر آفتاب نکلنے تک مراقبہ میں بیٹھا رہے تو خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے شام تک کوئی رنج و غم اس کے دل پر نہیں آسکتا۔ گویا کہ وہ دنیا میں ہی جنت میں ہے ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد — کسے را با کسے کارے نباشد
ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۲- پچھلی رات اُٹھنے والے کو دین و دنیا میں کوئی پرواہ نہیں رہتی۔

۳- جو شخص بلا ناغہ ہمیشہ تہجد پڑھتا رہے گا۔ اس کی دوسری نمازیں پھر کبھی قضا نہیں ہوتیں خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے خزانۂ رحمت سے

اس کو باقی پنجگانہ ادا کرنے کی توفیق بخش دیتا ہے۔

۴۔ اس کو حضور قلب اور اخلاص کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔

۵۔ اس کا قلب مستغنی ہو جاتا ہے۔ دنیا میں وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا خدا تعالےٰ فرماتے ہیں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین تحقیق اللہ تعالےٰ جل شانہ نیک کام کرنے والوں کی اجرت ضائع نہیں کرتا فرماتے ہیں کہ جو لوگ نیک کام کرتے ہیں۔ ان کا اجر ہم دے دیتے ہیں۔ دنیا میں بھی دیتے ہیں۔ قیامت کو بھی دیتے ہیں۔ اب اگر ایک شخص تین بجے رات سے اُٹھ کر نفل تہجد پڑھ کر صبح تک درود شریف پڑھتا رہا۔ یا ذکر اذکار کرتا رہا اور ایک دوسرا آدمی ۹ بجے دن تک سوتا رہا۔ اگر یہ دوسرا دیوانہ شخص یہ کہے کہ مجھے کچھ مل جائے تو اس کا کیا حق ہے۔ وہ کیسے اس شخص کی برابری کر سکتا ہے جو رات کو اُٹھ کر پڑھتا رہا کیا اس کو اجر نہیں ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ملیگا۔

جگت مزوری نہ رکھے کیوں رکھے بھگوان

جب دنیا میں ہم کسی کا کام کرتے ہیں اور وہ ہمیں اُجرت دیتا ہے تو خدا تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے اپنے بندوں کی اجرت کیوں ضائع کرے گا۔ اجرت کس کو ملے گی۔ کام کرنے والے کو۔

کیتے باجھ نہ ملے مزوری پھر نائیں کس بھروسے

جب تک کام نہ کرو گے اجرت نہیں ملے گی پھر کس بھروسے پر پھر رہے ہو۔

۶۔ خدا تعالیٰ پچھلی رات اٹھنے والے کو اولاد سے محروم نہیں رکھتا۔

حکایت

کسی شخص نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ بکری ایک سال میں ایک یا دو بچے جنتی ہے اور کتیا ایک سال میں چار دفعہ جنتی ہے اور ہر جھول میں بارہ بچے دیتی ہے مگر جس جگہ دیکھو باوجود یکہ ہر روز ہزار ہا بکریاں ذبح ہو جاتی ہیں۔ بکریوں کے گلے کے گلے نظر آئیں گے اور کتے صرف ایک یا دو چاہئیے تو یہ تھا کہ کتوں کے گلے کے گلے اور بکریاں ایک دو نظر آتیں لیکن معاملہ بالکل برعکس ہے اس کی کیا وجہ ہے یہ بات خلاف عقل ہے اور سمجھ میں نہیں آتی ان بزرگوں نے فوراً ارشاد فرمایا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کوئی معلوم نہیں ہوتی کہ کتا ساری رات جاگتا رہتا ہے اور پچھلی رات سو جاتا ہے۔ بکریاں پہلی رات کو سو کر پچھلی رات کو اٹھتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ خدا تعالٰے نے بکری کی اولاد میں اس قدر برکات دیدی ہے۔ یہ سب پچھلی رات جاگنے کی برکت ہے۔

تہجد کا وقت اور طریقہ

تہجد کا وقت بارہ بجے رات سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے اب یہ اس کی کتنی رکعتیں ہیں حدیث شریف میں تین روایتیں ہیں۔ بارہ رکعت۔ آٹھ رکعت۔ چار رکعت زیادہ وقت ہو تو بارہ اس کے کم ہو تو آٹھ اور اگر تھوڑا وقت ہو تو چار رکعت پڑھے لیکن دو دو کر کے پڑھے حدیث شریف میں آیا ہے۔

صلوة اللیل مثنیٰ مثنیٰ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ اس کی ترکیب وہی ہے جو اس کو پر کا فرمان ہے اگر سورہ اخلاص پڑھے تو دو صورتیں ہیں

۱۔ پہلی رکعت میں بارہ مرتبہ پھر ہر رکعت میں ایک ایک کم کرتا جائے حتیٰ کہ بارہویں رکعت میں ایک مرتبہ پڑھے

۲۔ پہلی رکعت میں ایک مرتبہ پھر ہر رکعت میں ایک ایک بڑھاتا جائے حتیٰ کہ بارہویں رکعت میں بارہ مرتبہ۔

اب گھٹانے والی ترکیب دینی فوائد کے لئے بہتر ہے اور حسب الارشاد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑھانے والی ترکیب دنیاوی فوائد کے لئے۔ اگر ہر رکعت میں سورہ اخلاص بڑھاتا جائے تو اس کی برکت سے تھوڑے ہی عرصہ میں خداوند تعالےٰ اس کو دولت مند بنا دیتا ہے۔ اور جو شخص ۴۰ روز متواتر تہجد پڑھنے میں ناغہ نہ کرے خداوند تعالےٰ اس کو اپنے خزانہ رحمت سے سحر خیزی کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔

غافلوں کو جس طرح پچھلی رات کا اٹھنا حرام ہے بندگان خدا کو اس وقت کا سونا حرام ہے گویا ان کو پچھلی رات بستر کاٹتا ہے۔ جب تک وہ اُٹھ کر نفل تہجد نہ پڑھ لیں ان کو آرام و چین نہیں آتا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حال میں لکھا ہے ایک دن ان کی تہجد کی نماز فوت ہو گئی۔ صبح اُٹھ کر بہت روتے رہے۔ ایک دن پھر وقت تنگ ہو گیا نہ اٹھے تو شیطان نے آکر جگا دیا۔ آپ نے اس سے پوچھا تو تو نماز سے لوگوں کو روکتا ہے مجھے کیوں جگایا پہلے تو وہ لیت و لعل کرتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔ کہ اس دن آپ کی نماز قضا ہو گئی۔ اور آپ روتے رہے۔ آپ کو کئی نمازوں کا ثواب مل گیا میں نے خیال کیا کہ آپ کو جگا دوں۔ تاکہ آپ کو ایک ہی نماز کا ثواب ملے زیادہ ثواب کے مستحق نہ ہوں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اگر کسی کی تہجد [illegible]

نواس کی ماتم پرستی کی جاتی تھی لوگ ماتم پرستی کے لئے آتے تھے اور کہتے تھے کہ سُنا ہے آپ کی تہجد کی نماز فوت ہو گئی کیونکہ مسئلہ ہے کہ نوافل کی قضا نہیں اس لئے تہجد کی نماز قضا نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ یہ ہے تین چیزیں تصوف کا اُصول ہیں کم خوردن۔ کم گفتن۔ کم خفتن ہر مومن مخلص کے لئے ضروری ہے کہ تھوڑا کھائے۔ تھوڑی بات کرے اور تھوڑا سوئے۔ ضرورت وقت کے لئے نیند بھی نفس کے آرام کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک نعمت بخشی ہے۔ مولیٰ کریم خود فرماتے ہیں وجعلنا نومکم سباتا۔ ہم نے تمہاری نیند کو بنایا آرام و آسائش اس کی نیند کا حق اتنا ہے کہ ایک دفعہ انسان کی آنکھ بند ہو جائے۔ پھر جس وقت آنکھ کھلے اُٹھ کر بیٹھ جائے۔ نفس کا اتنا ہی حق ہے خواہ تین گھنٹہ سویا ہو خواہ پانچ گھنٹے سویا ہو۔

ہزارہا بندگان خدا ایسے گذرے ہیں جو تمام عمر نہیں سوئے۔ حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الاولیا میں ان سب کا حال بیان کیا ہے ہر ایک یار طریقت کو اس کا مطالعہ ضروری ہے جو اصل فارسی نہ پڑھ سکے وہ اس کا ترجمہ اردو انوار الاولیا منگا کر پڑھ لے لاہور حاجی چراغ الدین سراج الدین کی دکان سے مل سکتی ہے۔

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ کے حال میں لکھا ہے کہ آپ ساری عمر رات کو کبھی نہیں سوئے رات کو نیند آنے لگتی تو آنکھ میں نمک ڈال دیتے تمام عمر میں ستات من نمک اس طرح خرچ ہوا۔ ایک بزرگ کے حال میں لکھا ہے کہ رات کو ایک پتھر پر جو ایک بالشت بھر چوڑا تھا۔ اور جس کے دونوں طرف بہت گہرے

گڑھے کھودے ہوئے تھے بیٹھ کر ساری رات گذار دیتے۔

بعض بزرگ ایسے بھی گذرے ہیں کہ کنویں پر وسط میں لکڑی رکھ لیتے اور اس پر بیٹھ جاتے: تاکہ گرنے کے خوف سے نیند نہ آئے۔ اور ذکر کرتے رہتے بعض ایسے ہوئے ہیں کہ رات کو کمر تک پانی میں کھڑے رہے تاکہ نیند نہ آئے اور عبادت کرتے رہے بعض نے عمر بھر رات کا کھانا نہیں کھایا۔ تاکہ نیند نہ آئے بعض ایسے گذرے ہیں جو تمام عمر قائم اللیل اور صائم الدہر تھے۔ چنانچہ حضرت خواجہ ضیاء معصوم صاحب رحمۃ اللہ نقشبندی مجددی سرہندی کابلی نے جو زیادہ تر مکہ شریف اور مدینہ شریف میں رہا کرتے تھے۔ سن بلوغت سے لے کر اسی برس کی عمر تک دن کو ہر روز روزہ رکھا۔ اور رات کو جاگتے رہے اور جب مکہ شریف میں تشریف فرما ہوتے تو ہر رات ستائیس مرتبہ طواف کیا کرتے۔ ایک طواف میں کعبہ شریف کے گرد سات دفعہ پھرنا پڑتا ہے۔ ایک دفعہ فرماتے تھے کہ ایک بڑھیا ساری رات طواف کرتی رہتی ہے۔

دوسرے حضرت حافظ حاجی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی جن کا مولد موضع غفری ضلع شاہپور تھا مگر چونکہ نواب شیخ نصیر الدین صاحب لاہوری رئیس اعظم کے حال پر نظر عنایت تھی ان کے پاس کئی سال تک قیام فرما رہے آپ کا مزار پر انوار لاہور میانی صاحب میں سنگ مرمر کا بنا ہوا جنازہ گاہ کے پاس زیارت گاہ مخلوق ہے۔ آپ کی عادت مبارک بھی یہی تھی۔ اسی برس کی عمر میں آپ نے ایک دن فرمایا کہ بارہ برس کی عمر سے آج تک میں نے تکیہ پر رات کو سر نہیں رکھا۔ اور تمام عمر روزہ نہیں چھوڑا یعنی آپ بھی قائم اللیل اور صائم الدہر تھے۔ جب شیخ صاحب

جاتے ہوئے اپنے جانے کی اطلاع ان کو دی تو وہ خود گاڑی لے کر اسٹیشن پر آئے اور فقیر کو ساتھ لے گئے۔ کھانے کا وقت ہوا تو حاجی صاحب نے بھی ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔ میں نے خیال کیا اب بوڑھے ہو گئے ہیں شاید عادت چھوڑ دی ہو گی۔ دوسرے دن دوپہر کو کھانا آیا تو پھر کھا لیا۔ دوسرے دن فقیر نے پوچھا کہ آپ کی عادت تو ہمیشہ روزہ رکھنے کی تھی۔ اب آپ نے وہ عادت چھوڑ دی فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کل سے آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ کھانا میرے ساتھ کھاتے ہیں۔ تو بڑی محبت کے لہجے میں فرمایا کہ شاہ صاحب خوش قسمتی سے آپ میرے مہمان ہوں اور میں روزہ رکھوں۔ گویا حاجی صاحب نے اپنا عہد جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تھا اور اسی برس کا معمول چھوڑ کر فقیر کی خاطر کھانا کھا لیا۔ ان کے فرمانے کا میرے دل پر اس قدر صدمہ ہوا کہ فقیر اگلے ہی دن صبح گاڑی پر سوار ہو کر سیدھا کوئٹہ چلا گیا۔ میں نے حاجی صاحب کو کہا کہ پہلے بھی میں نے یہ واقعہ سنا ہوا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے قطب تھے۔ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ ایک دن ان کے ہاں مہمان آ گئے۔ اسی طرح انھوں نے بھی مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔ بعد ازاں کسی خادم نے عرض کی کہ آپ تو روزہ دار تھے۔ یہ کیا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ دوستوں کے ساتھ مل کر کھانے کو میں نفلی روزہ سے افضل سمجھتا ہوں۔

میرے گاؤں کے متصل ایک پیر بھائی نواحی دار رحمۃ اللہ علیہ کے کاپن میں رہا کرتے تھے انھوں نے فقیر سے ذکر کیا۔ کہ تیس برس ہو گئے جب کہ میں اپنے پیر و مرشد شاہ صاحب قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں داخل سلسلہ ہوا۔ اس تیس برس کے عرصہ میں میری ایک دن کی تہجد کی نماز بھی قضا نہیں ہوئی۔ ا...

اس دن بھی تہجد قضا نہیں کی میں نے کہا۔

آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو　　　　این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ایمان ہو تو یہ ہو اعتقاد ہو تو یہ ہو۔

میرے پیر بھائیوں میں سے جہاں تک میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا کسی پیر بھائی نے بھی نفل تہجد قضا نہیں کئے ہوں گے۔ میرے حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت محمد نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساری عمر عشاء کے وضو سے اشراق کی نماز پڑھتے رہے۔

حضرت سید محمد امین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آلو مہار شریف ضلع سیالکوٹ نے فرمایا کہ ان کے گھر میں ایک دن حضرت خواجہ خان عالم صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ جو باولی شریف ضلع گجرات کے باشندے تھے آلو مہار شریف میں اپنے پیر بھائیوں کے ہاں تشریف لائے۔ انھوں نے چونکہ ان کے ساتھ بہت درویش تھے بہت سا کھانا پکایا۔ اور ایک بہت بڑے برتن میں ڈال کر ان کے آگے رکھ دیا کہ پہلے آپ کھالیں پھر درویش کھائیں گے۔ چونکہ حضرت صاحب بڑے قوی جوان اور با برکت تھے۔ آپ نے سب کا سب کھانا تناول فرمالیا۔ اس پر یہ نادم ہوئے۔ کیونکہ باقی درویشوں کے لئے کھانا نہیں تھا۔ پھر تیار کرایا۔ یہ بڑے حیران ہوئے کہ یہ انسان ہیں یا جن کہ اس قدر کھانا کھا گئے ہیں کھانے کے بعد جا کر آپ نے نماز عشاء پڑھائی۔ نماز پڑھانے کے بعد اسی مصلے پر دو زانو مراقبے میں بیٹھ گئے اسی وضو سے تہجد اسی سے فجر اور اسی سے اشراق کی نماز پڑھ کر اٹھے فرمایا پھر تو ہم حیران ہو گئے کہ یہ انسان ہیں یا فرشتہ کہ اتنا کھا گئے نہ نیند آئی

دوسری نمازوں کے متعلق میں یہ دعویٰ نہیں کرسکتا میں نے کہا اس کے کیا معنی وہ پنجوقتہ نماز فرض ہے اور یہ سنت اس بندہ خدا نے کہا کہ پانچ نمازیں تو میں خدا تعالےٰ کے حکم سے پڑھتا ہوں۔ تہجد پیر کے حکم سے۔ خدا تعالےٰ کی ذات تو غفور ورحیم ہے وہ مجھے بخش دیگا۔ اور تہجد کی نماز پیر کے حکم سے پڑھتا ہوں۔ اس میں اگر ناغہ ہو گیا تو اپنے پیرو مرشد حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کونسا منہ لیکر جاؤں گا۔ کہ آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ تہجد پڑھو اس کی میں نے تعمیل کی۔ اس مرحوم کی یہ بات سنکر فقیر کے کان کھل گئے۔ اس نے کہا ساری عمر میں مجھ پر دو مرتبہ بڑی مشکل پڑی۔ ایک دفعہ فروری کا مہینہ تھا کسی ہندو کے گاؤں میں مہمان ہوا۔ اس گاؤں میں مسجد بھی کوئی نہیں تھی۔ انھوں نے مجھے ایسے مکان میں سلایا۔ جہاں چھ پائے بندھے ہوئے تھے۔ اور باہر سردی تھی بارش ہو رہی تھی۔ باہر بھی کیچڑ تھی۔ پانی کا لوٹا رات کو ساتھ رکھ لیا تھا۔ پچھلی رات کو اٹھا وضو کیا اور دیکھا باہر کیچڑ اندر جگہ پلید تھی بہت دیر تک سوچتا رہا۔ دل میں خیال تھا کہ آج نافرمانی ہوئی۔ بڑی دیر سوچنے کے بعد دل میں خیال آیا۔ اور چارپائی کو الٹا بچھا دیا۔ قبلہ رخ کر کے نفل پڑھ لیئے دوسری مرتبہ پانی کی نگہبانی کے لئے رات کو کھیت میں کھڑا تھا۔ میل میل چاروں طرف پانی تھا۔ رات کو زمیندار پانی توڑ کر لے جاتے تھے۔ ساون کا مہینہ تھا۔ پچھلی رات ہوئی تو سوچا اب نماز کیسے پڑھوں باہر زمین پر جاؤں تو وہاں پانی ہی پانی ہے ادھر جگہ خالی نہیں بہت دیر سوچ کر ایک کھیت کے منڈیر پر جس پر گھاس تھی۔ پانی میں کھڑا ہو گیا پاؤں اور گھٹنے پانی میں تھے۔ ہاتھ اور پیشانی منڈیر پر رکھ کر سجدہ کرنا تھا۔

ہے۔ اور نہ اونگھ ؎

حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند تہی خم خانہ ہا کردند و رفتند

ان کی یہ ہمت اور برکت دیکھ کر پھر تو ہم قربان ہو گئے ہم نے کہا یہ تو کوئی فرشتہ ہیں دیوان حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے۔

؎ خواب و خورت ز مرتبۂ عشق دور کرد
آن دم رسی بدوست کہ بے خواب و خور شوی

میرے استاد صاحب حضرت سیّد امیر حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن مکان شریف ضلع گورداسپور نے ایک دن فرمایا کہ ستّو برس میں میری سات وقتوں کی نمازوں میں سے ایک وقت کی نماز کبھی قضا نہیں ہوئی۔ نماز پنجگانہ، تہجد اور اشراق

ایک چور گوجرانوالہ کے ضلع میں کسی کی دو بھینسیں نکال کر لے آیا۔ مالکوں نے دیکھا کہ بھینسیں نہیں ہیں وہ پیچھے بھاگے وہ سڑک پر دوڑے جا رہے تھے۔ چور نے ان کے پاؤں کی آہٹ سنی اس نے بھینسوں کو تو چھوڑ دیا اور آپ سڑک سے سو قدم کے فاصلے پر ایک طرف ہو کر نماز شروع کر دی۔ مالکوں نے دیکھا کہ بھینسیں تو جا رہی ہیں مگر چور نہیں اس کی تلاش میں اِدھر اُدھر دوڑے دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے، یہ اس کے پاس کھڑے رہے۔ جب اس نے سلام پھیرا تو انھوں نے پوچھا کہ حضرت صاحب اِدھر کوئی آدمی تو نہیں دیکھا۔ اس نے کلام تو کوئی نہ کیا اور اشارہ سے کہا 'ہوں۔ ہوں'، اور پھر دو رکعت نماز کی نیت باندھ لی۔ انھوں نے سمجھا کہ یہ تو کوئی ولی اللہ ہے۔ کہ بات بھی نہیں کرتا۔ حالانکہ چور وہی تھا۔ وہ اپنی بھینسیں لے کر چلے گئے۔ چور نے نماز تہجد کی بجائے

اپنی جان بچالی نتیجہ جب جھوٹی نماز کا بہانہ بنا کر چور نے اپنی جان بچالی تو سچی خالصاً لوجہ اللہ نماز تہجد پڑھنے سے خدا تعالےٰ اس کو دوزخ کی آگ سے نہ بچائے گا وہ تو ارحم الراحمین ہے۔

چند اور تہجد گذاروں کا حال سنو۔

۱۔ میرے استاد حافظ عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ ایک پٹھان تہجد گذار نوشہرہ علاقہ پشاور میں ایک مسجد میں گیا۔ وہاں ایک مسافر خراٹے لے رہا تھا۔ اس تہجد گذار نے اس کا گلا کاٹ دیا۔ صبح ہوئی۔ نمازی آئے۔ دیکھا ایک مردہ پڑا ہوا ہے اور تمام مسجد میں خون ہے لوگ حیران ہوئے پوچھا تو وہ کہنے لگا میں وظیفہ پڑھ رہا تھا اور یہ "خرخر" کر رہا تھا اور یہ میرے وظیفہ میں خلل ڈالتا تھا اسلئے میں نے اسے مار ڈالا۔

۲۔ ۴۰ برس کا واقعہ ہے کہ فقیر اپنے پیرومرشد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چورہ شریف جا رہا تھا۔ حاجی سراج الدین صاحب مرحوم لاہوری میرے ساتھ تھے۔ فروری کا مہینہ اور سخت سردی تھی۔ راولپنڈی سے گاڑی ایک بجے جاتی تھی۔ ہم اسٹیشن پر پہنچے گاڑی چلی گئی۔ ہم صدر میں حافظ فضل حق صاحب مرحوم والی مسجد میں آکر لیٹ گئے ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گذرا تھا۔ پورے دو بجے ایک تہجد گذار صاحب آگئے۔ مجھے گھٹنے کے نیچے ہڈی پر ایک ڈنڈا زور سے مارا اور ایک مسافر کو بھی اور کہا جلدی آؤ مسجد میں بے دین لیٹے ہیں ان کو نکالو۔ سرائے میں ایک پیسہ نہ دینے کی خاطر مسجد میں آکر گوز مارتے ہیں اور مسجد کو پلید کرتے ہیں۔ فقیر نے باہر نکل کر فوراً وضو شروع کر دیا۔ میرا ساتھی حاجی

سراج الدین صاحب لاہوری ٹھیکیدار تبھی اندھیرے میں باہر نکل آیا لیکن پشمینہ کی چادر اور پگڑی اندر چھوڑ آیا۔ وضو کر کے واپس گئے تو پگڑی اور چادر ندارد کوئی اٹھا کر لے گیا۔ سردی کا موسم تھا میرے رفیق کو بہت سخت تکلیف ہوئی۔ ڈو بجے رات سے اس بزرگ نے چراغ جلایا۔ جگہ دیکھ کر تہجد پڑھ کر پھر فجر تک ذکر میں مشغول ہو گیا۔ فجر کے وقت حافظ صاحب مرحوم آئے انھوں نے نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد جب انھوں نے سلام پھیرا تو فقیر کو دیکھ لیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میرے پاس آ بیٹھے اور فرمایا آپ یہاں کیسے۔ میں نے کہا ریل پر گیا تھا۔ گاڑی چلی گئی میں واپس آ گیا۔ فرمایا مجھے کیوں خبر نہ کی۔ چار پائیاں بستر ے سب تیار تھے۔ میں نے کہا ایک بجے رات آپ کو کیا تکلیف دیتا خانہ خدا میں آ کر پناہ لی تھی یہاں ایک ظالم بلا پڑی اس نے ڈنڈا مار کر میری یہ ہڈی توڑ دی ہے وہ شخص بھی پاس ہی بیٹھا تھا۔ حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا۔ شاہ صاحب آپ اس کو معاف کر دیں وہ باغستان کے نواب امب کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا حافظ صاحب اچھا انصاف ہے اس نے بلا وجہ خانہ خدا میں میری ہڈی توڑ دی اور آپ کہتے ہیں اسے معاف کر دو وہ نواب ہوگا تو اپنے گھر کا ہوگا میں اس کی نوابی کو کیا جانوں اس کے بعد حافظ صاحب تو چلے گئے اور فقیر اسی جگہ مسجد میں بیٹھا رہا۔ جب نو بجے کا وقت ہوا فقیر باہر نکلا تو وہی شخص کتابوں کا ایک ڈھیر آگے رکھے ہوئے مسجد کے صحن میں دھوپ میں بیٹھ کر وظیفہ پڑھ رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگا کیا آپ سید ہیں۔ میں نے کوئی جواب نہ دیا پھر کہا کہ اگر آپ سید ہیں تو مجھے معاف کر دیں۔ میں نے کہا دوسروں کو مارنا جائز ہے اس نے پھر دو بارہ اٹھ کر میرے قدم پکڑ لیے اور کہا مجھے معاف کر دیں میں

نے کہا اس شرط سے معاف کرتا ہوں کہ آئندہ تم کسی مسافر کو تکلیف نہ دو۔ اس نے وعدہ کیا۔ فقیر نے معافی دے دی اور باہر چلا گیا۔

۴۔ ایک دفعہ فروری کے مہینے میں فقیر وزیر آباد اسٹیشن پر پہنچا۔ رات کا ایک بج چکا تھا سیالکوٹ کو جانے والی کوئی گاڑی نہیں تھی صبح چھ بجے وہاں سے گاڑی چلتی تھی۔ اسٹیشن پر ایک بہت بڑی جامع مسجد ہے فقیر اس میں چلا گیا۔ اسمیں اور بھی بہت سے مسافر تھے۔ حافظ ظفر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ تھے اور مسجد سے باہر گئے ہوئے تھے۔ رات کو اندھیرا تھا۔ ایک شخص نے آواز دی۔ 'حافظ جی'، میں نے کہا 'ہاں جی' اس نے کہا۔ بکواس کیا کرتا ہے میں تم کو تو نہیں بلاتا میں نے کہا مجھے کیا علم بکواس تو تو کرتا ہے۔ میرا اتنا کہنا تھا کہ اس نے مجھے گالیاں سخت دینی شروع کر دیں۔ میں نے نماز شروع کر دی وہ گالیاں دیتا رہا کہتا تھا کہ دن نکل لے تیری خبر لوں گا۔ شاید ہی کوئی گالی ہو گی جو اس نے نہ نکالی ہو گی۔ اگر دوسری دفعہ میں اس کی بات کا جواب دیتا تو وہ ضرور مجھے مارتا۔ مگر میرے چپ کرنے نے اسے اور موقعہ دیا۔ آدھ گھنٹے کے قریب گالیاں دیکر چراغ جلا کر جگہ دیکھ کر نماز تہجد شروع کر دی اور نماز کے بعد صبح تک وظیفہ میں مشغول رہا۔ فجر کا وقت ہوا فقیر نے امامت کی۔ وہ تہجد گذار شخص بھی مقتدی تھا۔ سلام کے بعد میں نے اس کو کہا کہ تو پھر نماز پڑھ لے۔ مجھے کہنے لگا رات کو آپ تھے جس کو میں گالیاں دے رہا تھا۔ مجھے کیا علم تھا کہ آپ ہیں۔ آپ تو فلاں فلاں خوبیوں کے مالک ہیں۔ اتنے میں فقیر جوتا لے کر باہر نکلا مسجد کے دروازے پر پہنچا تو اس نے میرے پاؤں پکڑ لئے اور کہنے لگا۔ مجھ کو معافی دو۔ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی

کہ رات آپ کو گالیاں دیتا رہا۔ باقی مسافر نمازیوں نے بھی اس کی سفارش کی فقیر نے کہا اس شرط سے معاف کرتا ہوں کہ پھر کبھی تمام عمر کسی مسافر کو تکلیف نہ دے اگر یہ وعدے کرے تو معافی دیتا ہوں۔ اس نے وعدہ کیا فقیر نے معافی دی اور ریل پر جا کر سوار ہو گیا۔

فقیر نے یہ چشم دید واقعہ اس لئے لکھے ہیں کہ اس نماز تہجد سے جس میں خدا تعالےٰ کی مخلوق کو تکلیف پہنچے سو رہنا بہتر ہے اور یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ نفل تہجد گھر میں پڑھنے کا زیادہ درجہ ہے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ نماز تہجد گھروں میں پڑھا کرو چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔ اسلئے آپ نے پہلے ہی یہ حکم دے دیا تھا۔ کہ یہ لوگ مسجدوں میں جا کر خدا کی مخلوق کو تکلیف نہ دیں۔

فقیر جمیع اہل اسلام کو عموماً اور اپنے یاران طریقت کو خصوصاً تاکید شدید کرتا ہے کہ حتی الامکان تہجد قضا نہ ہونے دیں۔

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

حبیاً لارباب النعیم نعیمہا
وللعاشق المسکین ما یتجرع

فقیر بارگاہ الٰہی میں دعا کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ فقیر کو اور فقیر کے جملہ متعلقین اور متوسلین اور جمیع یاران طریقت کو نماز تہجد گذارنے کی توفیق بخشے اور ہمارا سب کا خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین